Pakistan Institute of Legislative Development And Transparency

مانیٹر

پاکستان میں حقِ معلومات کی صورتحال

جولائی 2015

اس شمارے میں

۱۔ پاکستان کے حق معلومات کے قانون کا مسودہ عالمی حق معلومات کی ریٹنگ میں آگے
۲۔ ارکان اسمبلی کی حاضری کے ریکارڈ کو عام کرنے کی اپیل پر عوامی فتح
۳۔ اسلام آباد کا مقامی حکومت کا قانون 2015 حق معلومات کی ضمانت دیتا ہے
۴۔ صوبائی اسمبلی خیبر پختونخواہ اب خیبر پختونخواہ کے حق معلومات کے قانون 2013 کے دائرہ عمل میں نہیں ہے
۵۔ خیبر پختونخواہ کے حق معلومات کے قواعد ابھی تک وضع نہیں ہو سکے
۶۔ پلڈاٹ کا سندھ حکومت سے حق معلومات کے مسودہ قانون کو عوام الناس کے ساتھ شیئر کرنے کا مطالبہ
۷۔ خیبر پختونخواہ حق معلومات کمیشن کی جانب سے مردان کی سرکاری یونیورسٹی کے رجسٹرار کو جرمانہ
۸۔ خیبر پختونخواہ حق معلومات کمیشن میں شکایات پر کارروائی کا احوال برائے ماہ جولائی 2015
۹۔ بھارتی سپریم کورٹ کا سیاسی جماعتوں کو حق معلومات کے قانون کے دائرہ عمل میں لانے کا حکم
۱۰۔ UN-SDG مذاکرات میں معلومات تک رسائی کی شق آئندہ مذاکرات میں رد ہو سکتی ہے
۱۱۔ امریکا معلومات تک آزادی رسپانس سسٹم کا آغاز کرے گا
حوالہ جات

یہ مانیٹر پلڈاٹ نے تیار کیا ہے اور اس کے لئے تعاون Enhanced Democratic Accountability and Civic Engagement (EDACE) منصوبے کے تحت Development Alternatives Inc نے کیا ہے۔

پاکستان میں حق معلومات کی قانون سازی میں پیش رفت: جولائی 2015

پاکستان کے حق معلومات کے قانون کا مسودہ ممکنہ طور پر CLD کی عالمی حق معلومات کی ریٹنگ میں سب سے آگے[1]

کینیڈا میں سینٹر فار لا اینڈ ڈیموکریسی (CLD) نے پاکستان کے حقِ معلومات کے قانون کے مسودے کا جائزہ لیا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ اگر یہ موجودہ شکل میں منظور ہو گیا تو دُنیا کا بہترین قانون ہو گا۔ عالمی حقِ معلومات ریٹنگ منصوبے کے تحت' CLD دُنیا بھر کے حقِ معلومات کے قوانین کی مختلف پیمانوں پر ریٹنگ اور رینکنگ کرتا ہے۔

حکومتِ پاکستان کے تیار کردہ حقِ معلومات کے قانون نے حقِ معلومات بین الاقوامی ریٹنگ میں شاندار 146 سکور حاصل کیا ہے جو دُنیا کے دوسرے نمبر کے بہترین حق معلومات کے قانون (سربیا) سے بھی 11 پوائنٹ زیادہ ہے۔ اس وقت پاکستان' معلومات تک رسائی کے موجودہ آرڈیننس 2002 کے ساتھ 66 پوائنٹ لے کر دُنیا کے 102 ممالک میں 83 ویں نمبر پر ہے۔ بھارت 128 سکور کے ساتھ تیسری پوزیشن پر ہے۔

پلڈاٹ اس شاندار کامیابی پر حکومت پاکستان کو پہلے ہی مبارکباد دے چکا ہے[2] اور اس سے مطالبہ کیا ہے وہ جلد از جلد اس مسودہ قانون کو منظور کرے۔ پلڈاٹ نے سندھ اور بلوچستان کی صوبائی حکومتوں سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ اپنے موجودہ فرسودہ قوانین کو حق معلومات کے ایسے ترقی پسند قوانین سے تبدیل کریں جو حالات حاضرہ کے مطابق ہوں۔

ارکان قومی اسمبلی کی حاضری کے ریکارڈ کو عام کرنے کی اپیل پر عوامی فتح[3]

صدر پاکستان نے قومی اسمبلی پاکستان کی طویل عرصے سے زیرالتواء اس اپیل کو مسترد کر دیا ہے جس میں اس کے ارکان کی حاضری کے ریکارڈ کی عوامی رسائی سے انکار کیا گیا تھا۔ اس فیصلے کے بعد عوامی نمائندگان کی حاضری 5۔ جولائی 2015 سے آن لائن کی جا رہی ہے جس میں قومی اسمبلی کے 23 ویں اور 24 ویں اجلاس کی مکمل حاضری شامل ہے۔[4]

یہ اپیل قومی اسمبلی کی جانب سے صدر کو اکتوبر 2013 کے وفاقی محتسب کے اس حکم کے خلاف کی گئی تھی جس میں پلڈاٹ کی جانب سے معلومات کی درخواست پر کارروائی کرتے ہوئے اسمبلی کو ارکان کی حاضری فراہم کرنے کا کہا گیا تھا۔ احمد بلال محبوب بنام قومی اسمبلی سیکرٹریٹ پر اپنے 6 جولائی کے فیصلے میں صدر پاکستان نے قومی اسمبلی کی اپیل کو مسترد کرتے ہوئے ارکان کی حاضری دینے کے حوالے سے محتسب کے حکم کو برقرار رکھا اور قرار دیا کہ یہ ریکارڈ ہر اجلاس کے ملتوی ہونے کے 15 دنوں کے اندر رضا کارانہ طور پر عام کیا جانا چاہیئے۔[5]

اسلام آباد کا مقامی حکومت کا قانون 2015 حق معلومات کی ضمانت دیتا ہے[6]

سینیٹ آف پاکستان نے 9۔جولائی کو اسلام آباد کے مقامی حکومت کے قانون 2015 کی منظوری دی جو منجملہ دیگر امور کے، دارالحکومت کی مقامی حکومت کے پاس دستیاب معلومات تک افراد کو رسائی کا حق دینے کی ضمانت دیتا ہے۔ یہ مسودہ قانون صدارتی منظوری کا منتظر ہے۔[7]

اس قانون کی دفعہ 113، مقامی حکومت کو تمام فیصلوں اور اقدامات کا ریکارڈ رکھنے کا پابند بناتی ہے اور الیکٹرانک ریکارڈ رکھنے پر خصوصی زور دیتی ہے۔ اس میں معلومات کی درخواستوں پر کارروائی کے حوالے سے وہ طریقِ کار دیا گیا ہے، جو مقامی حکومت کے مقرر کردہ انفارمیشن افسران اختیار کریں گے۔

یہ ملک میں حق معلومات کے موثر نظام کے فروغ کی جانب ایک اہم سنگ میل ہے کیونکہ یہ دارالحکومت میں مقامی حکومت کے پاس دستیاب معلومات تک رسائی کی ضمانت دیتا ہے۔ اس میں دارالحکومت کے اندر تمام مقامی حکومتوں کو اس بات کا پابند بنایا گیا ہے کہ وہ معلومات طلب کرنے سے پہلے فراہم کر دیں (proactively disclose)۔ اس طرح اسے بین الاقوامی معیار کے مطابق رکھا گیا ہے۔

اگر صدر پاکستان اس کی منظوری عطا کر دیتے ہیں اور اس پر قومی سیاسی قیادت اور متعلقہ سول سوسائٹی کی تنظیمیں عمل کرتی ہیں تو اس سے دارالحکومت میں موجود سرکاری محکموں میں کارکردگی اور ریکارڈ کی فراہمی سے متعلقہ معیار اور طریق ہائے کار میں استحکام آئے گا۔ اس سے متعلقہ شہری بھی فیصلہ سازی کے عمل میں زیادہ بہتر اور موثر انداز سے نگرانی اور شرکت کر سکیں گے۔

خیبر پختونخواہ صوبائی اسمبلی اب خیبر پختونخواہ کے حق معلومات کے قانون 2013 کے دائرہ عمل میں نہیں رہی[8]

خیبر پختونخواہ کے حق معلومات کے قانون، جسے اس سال ورلڈ بینک نے دنیا کا ''ایک بہترین'' قانون تسلیم کیا تھا[9]، کو اس وقت شدید دھچکا لگا جب صوبائی اسمبلی خیبر پختونخواہ نے 23۔جون 2015 کو ایک ترمیمی مسودہ قانون کی منظوری دے کر اپنے آپ کو اس قانون کے دائرہ عمل سے نکال لیا۔[10]

یہ ترمیم، جو اس سے قبل پشاور ہائی کورٹ کو بھی معلومات کے افشا سے مستثنیٰ قرار دینے کے عمل کا تسلسل ہے، شہریوں کو اسمبلی میں اپنے سیاسی نمائندوں پر نظر رکھنے اور ان کی کارکردگی کے بارے میں سوال کے شہریوں کے بنیادی حقوق پر قدغن عائد کرتی ہے اور اس صوبے کے حق معلومات کے بصورت دیگر شاندار قانون، جو 2013 میں منظور کیا گیا تھا، کو کمزور کرنے کا باعث ہے۔[11]

خیبر پختونخواہ پہلی صوبائی اسمبلی تھی جس نے عالمی معیار کا حق معلومات کا قانون[12] منظور کیا تھا۔[13] قومی شفافیت اور احتساب کے فروغ میں صوبے کے تاریخی کردار کے تناظر میں، پلڈاٹ اس رجعت پسند (regressive) ترمیم کو تشویش کی نظر سے دیکھتا ہے۔

بہت سے مبصرین نے ان ترامیم اور اس طریق کار کو ہدفِ تنقید بنایا ہے جس میں ان کو منظور کیا گیا۔ ایسی اطلاعات ہیں کہ منظور کئے جانے والے ترمیمی مسودہ قانون کی نقول ارکان اسمبلی کو فراہم نہ کی گئیں اور اسمبلی کو مستثنیٰ قرار دینے سے متعلق شق آخری لمحوں میں نوٹس دیئے بغیر شامل کی گئی۔ نیز کہا جاتا ہے کہ اس قانون پر سول سوسائٹی سے مشاورت بھی نہ کی گئی۔[14]

متنازعہ ترمیم کی منظوری کے بعد، صوبائی اسمبلی پنجاب، پاکستان کی واحد صوبائی اسمبلی ہے جو پنجاب انفارمیشن کمیشن کی ہدایات کے مطابق معلومات فراہم کرنے کی قانونی طور پر پابند ہے۔ مزید یہ کہ بیوروکریسی کے دباؤ کے باوجود وزیراعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے مبینہ طور پر صوبے کے حق معلومات کے دائرہ عمل کو محدود کرنے کی متعدد تجاویز کو مسترد کر دیا ہے۔ علاوہ ازیں،

پنجاب اسمبلی اپنی ویب سائٹ پر ارکان اسمبلی کی حاضری دینے کے معاملے میں سب سے آگے ہیں۔ بہتر شفافیت اور عوامی دستیابی کی جانب ایک اہم قدم قرار دیتے ہوئے پلڈاٹ نے مطالبہ کیا ہے کہ ملک کی دیگر اسمبلیوں کو صوبائی اسمبلی پنجاب کی مثال کی پیروی کرنی چاہیے[15]۔

پنجاب کی مثبت مثال کو سامنے رکھتے ہوئے، خیبر پختونخواہ اسمبلی کو شفافیت کی جانب اپنے عزم پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔ خیبر پختونخواہ حکومت کے صوبے میں شفافیت اور احتساب کے عزم میں عوامی اعتماد کی بحالی کیلئے حق معلومات کے قانون 2013 میں کی گئی اس ترمیم کی تنسیخ ایک اہم پہلا قدم ہوگا۔

خیبر پختونخواہ حق معلومات قواعد ابھی تک وضع نہ ہو سکے[16]

ڈیڑھ سال قبل خیبر پختونخواہ حق معلومات کے قانون کی منظوری کے باوجود خیبر پختونخواہ حکومت ابھی تک اس کے قواعد وضع نہ کر سکی ہے۔ یہ قانون خیبر پختونخواہ اسمبلی نے نومبر 2013 میں منظور کیا تھا۔ اس کی منظوری کے بعد ایک آزاد نگران اور مربوط نظام کے طور پر خیبر پختونخواہ حق معلومات کمیشن کا قیام عمل میں آیا تھا جس کی ذمہ داری تھی کہ وہ صوبے میں معلومات کی فراہمی اور معلومات نہ دیئے جانے پر شکایات کی شنوائی کے حوالے سے سرکاری اداروں کیلئے طریق ہائے کار وضع کرے۔

خیبر پختونخواہ حکومت کی جانب سے حق معلومات کے قوانین کے قواعد کار وضع نہ کرنے اور خیبر پختونخواہ حق معلومات کمیشن کی ان قواعد اور عوامی ریکارڈ کی برقراری[17] کا کم سے کم معیار مقرر کرنے کو مشتہر کرنے میں ناکامی، دونوں امور صوبے میں حق معلومات کے نظام کے قیام کیلئے باعث تشویش ہیں۔[18] ان قواعد کو مشتہر کئے بغیر خیبر پختونخواہ کا حق معلومات کمیشن، صوبے میں سرکاری اداروں پر معلومات فراہم کرنے کی پابندی پر عمل درآمد کے حوالے سے مفلوج ہے۔

پلڈاٹ کا سندھ حکومت سے حق معلومات کے نئے مسودہ قانون کو عوام سے شیئر کرنے کا مطالبہ[19]

پلڈاٹ نے سندھ حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ بین الاقوامی معیار کے حق معلومات کے قانون کی منظوری دے اور اس نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ حق معلومات کے لئے قانون پر رائے لینے کیلئے اس کا مسودہ عوام سے شیئر کرے۔

مبصرین نے بھی مسودہ قانون عوام سے شیئر کرنے میں سندھ حکومت کی ہچکچاہٹ پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ تاہم، اس تنقید کا جواب دیتے ہوئے وزیراعلیٰ سندھ کی مشیر محترمہ شرمیلا فاروقی نے عوام کو یقین دلایا ہے کہ مسودہ قانون ابھی زیر غور ہے اور اس کو حتمی شکل دے کر سول سوسائٹی اور سٹیک ہولڈرز کے ساتھ شیئر کیا جائے گا۔[20]

چونکہ کسی بھی قانون پر موثر عملدرآمد کیلئے وسیع عوامی تائید اور اس کے اخلاقی جواز کی ضرورت ہوتی ہے، سندھ حکومت کو صوبے کے فرسودہ حق معلومات کے قانون کی از سرنو تیاری میں عوامی شرکت کیلئے بامعنی اقدامات کرنے چاہئیں۔

مردان میں یونیورسٹی رجسٹرار کو خیبر پختونخواہ حق معلومات کمیشن کی جانب سے جرمانہ[21]

مردان کی عبدالولی خان یونیورسٹی کی انتظامیہ سے متعلق معلومات فراہم نہ کئے جانے کی ایک عوامی شکایت پر کارروائی کرتے ہوئے خیبر پختونخواہ انفارمیشن کمیشن نے حال ہی میں ایک تاریخی فیصلہ جاری کیا ہے۔

کمیشن نے عملے کی بھرتی سے متعلق ایک عوامی درخواست کے جواب میں معلومات فراہم کرنے سے انکار پر یونیورسٹی کے رجسٹرار شیر عالم خان کو 25000 روپے جرمانہ کیا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ کمیشن نے حق معلومات کے

قانون2013 کے تحت معلومات کے افشا سے انکار پر کسی سرکاری اہلکار کو جرمانہ کیا۔

مذکورہ رجسٹرار نہ صرف مقررہ مدت میں معلومات فراہم نہ کرسکا بلکہ کمیشن کی جانب سے 17۔ جون2015 کو جاری کردہ شوکاز نوٹس کا جواب دینے میں بھی ناکام رہا۔ پلڈاٹ کا ماننا ہے کہ اس فیصلہ نے ایک اعلیٰ نظیر قائم کی ہے جو صوبے میں تمام سرکاری محکموں کے اندر معلومات کی فراہمی کے معاملات میں کمیشن کے اختیار کو تسلیم کروائے گی۔

پلڈاٹ کو یقین ہے کہ اس طرح قومی احتساب بیورو، کی جانب سے یونیورسٹی میں کی جانے والی مبینہ غیر قانونی تقرریوں کی تحقیق کے عمل میں بھی مدد ملے گی اور اس طرح ان سرکاری اہلکاروں کو سبق حاصل ہوگا جو بدعنوانی یا دیگر غلط کاریوں کے ثبوت چھپاتے ہیں۔

جولائی 2015 میں خیبرپختونخواہ حق معلومات کمیشن میں شکایات پر کارروائی کا احوال[22]

خیبرپختونخواہ حق معلومات کمیشن کی جاری کردہ ''شکایات کی صورتحال۔2015'' کی رپورٹ کے مطابق جولائی کے مہینے میں عوامی معلومات کی عدم فراہمی سے متعلق 117 شکایات پر کارروائی کی گئی۔ ان شکایات میں سے 10 معاملات پر اس وجہ سے کارروائی ختم کردی گئی کہ یہ کمیشن کے دائرہ اختیار سے باہر تھے۔ دیگر معاملات زیر سماعت ہیں اور متعلقہ محکموں کو 15 دن کے اندر طلب کردہ معلومات کی فراہمی کیلئے خطوط لکھے جاچکے ہیں۔

پلڈاٹ اس رپورٹ کو خوش آئند قرار دیتا ہے جس میں صوبے میں حق معلومات کے قانون پر موثر عملدرامد کی اہم علامت کے طور پر قانونی تقاضوں کو بروئے کار لاتے ہوئے سال کے دوران کمیشن کے اقدامات اور جاری کردہ منصوبوں کی تفصیلات دی گئی ہیں۔ پلڈاٹ امید کرتا ہے کہ شفافیت کے مفاد اور حق معلومات کے عمل اور اداروں میں عوامی اعتماد میں اضافے کے لئے وفاقی اور صوبائی آزادی معلومات / دیگر صوبوں کے حق معلومات کے ادارے بھی ایسی ہی بروقت معلومات جاری کریں گے۔

بھارتی سپریم کورٹ کا نوٹس سیاسی جماعتوں کو حق معلومات کے دائرہ عمل میں لے آیا[23]

بھارتی سپریم کورٹ نے مرکزی حکومت، الیکشن کمیشن اور چھ بڑی سیاسی جماعتوں جن میں کانگریس، بھارتی جنتا پارٹی، بہوجن سماج پارٹی، کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسسٹ)، کمیونسٹ پارٹی انڈیا اور نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کو ہدایت کی ہے کہ وہ سول سوسائٹی تنظیموں کی جانب سے دی گئی پٹیشن کا جواب دیں جس میں تمام سیاسی تنظیموں کو بھارتی حق معلومات کے قانون 2005 کے دائرہ عمل میں لانے کی استدعا کی گئی ہے۔ اس درخواست میں سیاسی جماعتوں کی آمدن اور اخراجات کے متعلق معلومات کے لازمی اور proactive افشا کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

اس درخواست کی سپریم کورٹ نے اس وقت سماعت کی جب سیاسی جماعتوں نے سنٹرل انفارمیشن کمیشن کی جانب سے آمدن اور اخراجات کے افشا کے حوالے سے جاری ہدایات پر عمل کرنے سے انکار کردیا تھا۔

پلڈاٹ کی رائے ہے کہ حق معلومات کی قانون سازی پر بھارت اور بڑے جنوبی ایشیائی خطے میں عملدرآمد کا یہ حکم اہم سنگ میل ہے۔ جنوبی ایشیا میں حق معلومات کا معیار طے کرنے کے حوالے سے سیاسی جماعتوں، جو حکومت کی کارکردگی میں مرکزی کردار ادا کرتی ہیں، پر معلومات فراہم کرنے کی پابندی عائد کرنے کا بھارتی عزم، ممکنہ طور پر خطے میں بامعنی طور پر صدا بلند کرے گا اور تمام سرکاری اور عوامی اداروں کے اندر شفافیت اور احتساب کو یقینی بنائے گا۔

تاہم پاکستان میں پہلے ہی ایسا نظام موجود ہے جس کے تحت تمام سیاسی جماعتیں اپنے آڈٹ شدہ سالانہ حسابات الیکشن کمیشن آف پاکستان کے پاس جمع کرواتی ہیں جوان معلومات کو ہر سال عوامی دسترس میں دیتا ہے۔

UN-SDG مذاکرات میں معلومات کی رسائی کی شق آئندہ مذاکرات میں ردہوسکتی ہے[24]

اقوام متحدہ کے Sustainable development goals پر نیویارک میں ایک بار پھر غوروخوض کا آغاز ہو چکا ہے' اور مبصرین کا کہنا ہے کہ معلومات کی رسائی کا ہدف 16.10 ابھی تک حل طلب ہے SDG-کے آخری مسودے میں جو 8 جولائی 2015 کو جاری ہوا' ہدف 16.10 جوں کا توں موجود ہے۔

تاہم چند مبصرین کو خدشہ ہے کہ اگر SDG پر اور دنیا کے لئے بعداز 2015 ترقیاتی ایجنڈا پر بین الحکومتی مذاکرات کے ساتویں اور آٹھویں اجلاس کے دوران بامعنی مذاکرات شروع ہو گئے تو اس ہدف میں تبدیلی کا امکان ہے۔

میڈیا رپورٹوں کا دعویٰ ہے کہ ہدف 16.10 پر پیش رفت کی رفتار سے متعلق تشویش بالا آخر اس کی تبدیلی کا باعث بنے گی۔ پیش رفت کے جائزے سے متعلق مسائل سے قطع نظر'پلڈاٹ کا ماننا ہے کہ اس ہدف کی مکمل تائید کرکے اقوام متحدہ اور دیگر بین الحکومتی اداروں کو دنیا بھر میں حق معلومات کو فروغ دینے اور عملدرآمد کو یقینی بنانے کے لئے ضروری اقدامات کرنے چاہئیں۔ حق معلومات کے فروغ اور سرکاری اور نجی شعبے کی استعدار کے مابین مستحکم ربط کے تناظر میں مذکورہ اداروں کی جانب سے حق معلومات کی پرزور تائید' دنیا کے باسیوں کے لئے خوشحال مستقبل کے حصول میں دوررس نتائج کی حامل ہوگی۔

امریکا حق معلومات کا نیا ریسپانس سسٹم شروع کرے گا[25]

15 جولائی 2015 کو اوبامہ انتظامیہ نے اعلان کیا کہ وہ سات منتخب حکومتی اداروں کو حق معلومات کو دی گئی درخواستوں کے لئے نیا آن لائن ریسپانس سسٹم شروع کرے گا۔

10 جولائی کو جسٹس ڈیپارٹمنٹ آفس آف انفارمیشن پالیسی کی جانب سے جاری کردہ ایک پریس ریلیز کے مطابق ''ایک کو دو' سب کو دو' نامی پائلٹ منصوبہ 6 ماہ تک جاری رہے گا اور پھر اس کا جائزہ لیا جائے گا۔ اگر یہ منصوبہ کامیاب رہا تو ایسا ریسپانس سسٹم معلومات کے حصول کے لئے موصول ہونے والی تمام درخواستوں پر حکومتی جواب کی خودمختار آن لائن فراہمی کو یقینی بنائے گا۔

ملک بھر کے سول سوسائٹی نمائندوں نے اس اقدام کو سراہا ہے۔ بہت سے مبصرین کو امید ہے کہ اس طرح قانون پر امریکی حکومتی تعمیل بہتر ہو جائیگی جو مارچ 2015 میں ہونے والے آڈٹ کے مطابق عمومی طور پر کمزور رہی ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق تقریباً 60 فی صد سے زائد حکومتی ادارے قانونی تقاضوں کی پوری طرح تعمیل کر رہے ہیں۔

اگر پائلٹ منصوبہ کامیاب ہو گیا تو یہ امریکا اور شائد دنیا بھر میں حق معلومات پر عملدرآمد کی تاریخ میں ایک اہم موڑ ثابت ہوسکتا ہے کیونکہ یہ عمل معلومات کے حصول کی درخواستوں کے حکومتی نظام کے اندر شفافیت اور احتساب کو یقینی بنائے گا۔

حوالہ جات

1. For details please see "Pakistan draft RTI law on lead at global ranking", Daily Times, July 22, 2015, as accessed on July 24, 2015, at: http://www.dailytimes.com.pk/national/22-Jul-2015/pakistan-s-draft-rti-law-on-lead-at-global-ranking
2. For details please see "PILDAT Lauds Pakistan's Lead in the Global RTI Ranking; Demands early Passage of RTI Law at the Centre and in Sindh and Balochistan Provinces", PILDAT E-news, July 22, 2015, at http://pildat.org/eventsdel.asp?detid=764
3. For details please see "Public wins right to see attendance record of MNAs", Dawn, updated on July 11,2015, as accessed on August 07,2015, at: http://www.dawn.com/news/1193772/public-wins-right-to-see-attendance-record-of-mnas
4. For details please see "Attendance of Members", as accessed on August 15, 2015, at: http://www.na.gov.pk/en/attendance.php
5. For details please see "President allows access to MNAs' attendance record", The Nation, July 11,2015, as accessed on August 07, 2015, at: http://nation.com.pk/national/11-Jul-2015/president-allows-access-to-mnas-attendance-record
6. For Details please see Islamabad Capital territory Local Government Act-2015. It can be accessed at: http://www.senate.gov.pk/uploads/documents/1428491077_893.pdf
7. For details please see "Acts of Parliament", as accessed on August 15, 2014, at: http://www.na.gov.pk/en/acts-tenure.php
8. For details please see "KP Steps back on RTI law", The News, June 25, 2015, as accessed on July 26, 2015, at: http://www.thenews.com.pk/Todays-News-13-38231-KP-steps-back-on-RTI-law
9. For details please see "KP info bill a catalyst for change", The News, August 20, 2013, as accessed on August 10, 2015, at: http://www.thenews.com.pk/Todays-News-2-196823-KPK-info-bill-a-catalyst-for-change
10. Further noteworthy amendments that were passed include: i) a reduction in number of members in the Khyber Pukhtunkhwa Information Commission from three to two, and ii) the designation of public information officers in government departments instead of information officers. For details please see "K-P Assembly excluded from RTI Act" The Express Tribune, June 24, 2015, as accessed on August 15, 2015, at: http://tribune.com.pk/story/908664/k-p-assembly-excluded-from-rti-act/
11. Please also see "Press Note on the Amendments to Khyber Pukhtunkhwa's RTI Act", Commonwealth Human Right Initiative, July 7, 2015, as accessed at: http://humanrightsinitiative.org/pressrelease/Press%20note%20on%20KP's%20amendment%20to%20RTI%20Act.pdf
12. Only Khyber Pukhtunkhwa Right to Information Act 2013 and Punjab Transparency and Right to Information Act 2013 are considered to be in line with international standards, as the Freedom of Information Ordinance 2002, and its replicas in the provinces, Sindh Freedom of Information Act 2006 and Balochistan Freedom of Information Act 2005, have scored poorly on CLD's Global RTI Rating. For details please see "Country Data: Global RTI Rating Series", as accessed on August 10, 2015, at http://www.right2info.org/resources/publications/rti-and-citizenship-mendel
13. Government of Khyber Pukhtunkhwa passed the Khyber Pukhtunkhwa Right to Information Ordinance 2013 into an Act on October 31, 2013, and the Act was formally signed by Governor of Khyber Pukhtunkhwa on November 4, 2013. Provincial Assembly of Punjab, on the other hand, enacted the Punjab Transparency and Right to Information Ordinance 2013 into law on December 12, 2013, with the Governor of Punjab formally signing the Act on December 14, 2013. For details please see: "History of Freedom of Information Legislation in Pakistan", as accessed on August 13, 2015, at http://www.shehri.org/rti/legislation.html
14. For details please see "CRTI Rejects amendments to KP RTI law", The News, July 25, 2015, as accessed on July 28, 2015, at: http://www.thenews.com.pk/Todays-News-7-330509-CRTI-rejects-amendments-to-Right-to-Information-Act
15. For details please see "PILDAT welcomes Provincial Assembly of Punjab's move to make Members' Attendance Record Public", April 15, 2015, as accessed at: http://www.pildat.org/eventsdel.asp?detid=748
16. For Details please see "KP RTI still running sans rules of business", The Frontier Post, July 11, 2015, as accessed on July 23, 2015, at: http://thefrontierpost.com/article/318441
17. According to Section 32 of the Khyber Pukhtunkhwa Right to Information Act 2013, the Government, upon advice of the province's Information Commission, may make rules for carrying out the purposes of the Act. Whereas according to Section 25(1)(a) of the Act shall set rules and minimum standards regarding the management of records, which is the obligation of all public bodies under Section 4. For details please see "Khyber Pukhtunkhwa Right to Information Act 2013", as accessed on August 15, 2015, at: http://www.kprti.gov.pk/rti/page.php?PageId=41&MenuId=5.
18. The Khyber Pukhtunkhwa Information Commission has issued three notifications since inception according to its website, none of which pertain to rules and minimum standards pertaining to the management of public records. For details please see "Downloads/Notifications: RTI Notifications", as accessed on Auguest 15, 2015, at: http://www.kprti.gov.pk/rti/downloads.php
19. For details please see "PILDAT Lauds Pakistan's Lead in the Global RTI Ranking; Demands early Passage of RTI Law at the Centre and in Sindh and Balochistan Provinces", PILDAT E-news, July 22, 2015, at http://pildat.org/eventsdel.asp?detid=764
20. For details please see "Share draft of bill with public, says CPDI", The Express Tribune, July 15, 2015 as accessed on July 28, 2015, at: http://tribune.com.pk/story/921647/share-draft-of-bill-with-public-says-cpdi/
21. For details please see "In first: RTI Commission Penalises AWKUM registrar", The Express Tribune July 16,2015, as accessed on August 06, 2015, at: http://tribune.com.pk/story/921621/in-a-first-rti-comission-penalises-awkum-registrar